REGISTERED. No. L. 89.

پنجاب نور افشاں لودیانہ

آفتاب صداقت

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر (۱۹) — مطبوعہ ۱۱ مئی سنہ ۱۹۰۰ع بروز جمعہ — جلد (۲۸)

گلدستہ اخبارات

شاہ سویڈن لندن میں تشریف لائے دو مہینے تک رہیں گے۔ ان کا بیٹا یہاں تعلیم پاتا ہے اس کے ساتھ رہتے ہیں۔ حضور قیصرہ ہند نے آئرلنڈ کی خوب سیر فرمائی۔ بوئر قیدیوں کو سیلون میں رکھنے کی خبر بیان کی گئی ہے گورنمنٹ سیلون سے گنجایش کی بابت دریافت کیا گیا ✦ چونکہ جنرل بلر صاحب کو منظور نہ تھا کہ بغرض اشاعت ایک جدید مراسلت تحریر کرنے کی سردردی اٹھائیں لہذا لارڈ لینسڈون صاحب نے قرار دیا کہ لارڈ رابرٹس جن دستاویزات کو قابل اشاعت قرار دیں وہ شایع کی جاویں ان کا انتخاب کافی سمجھا جائے ✦ جنرل سٹائن کی ایک چٹھی بنام جنرل بوتھا گرفتار کی گئی ہے اس چٹھی میں پریسیڈنٹ سٹاین شاکی ہے کہ بوئر فوجیں جو کرونسٹاٹ کی حفاظت پر مقرر کی گئی ہیں اضلاع میں چھاپے مار کر غلہ وغیرہ لوٹ رہی ہیں اور اسطرح فری سٹیٹ کے باشندوں میں سخت ناراضگی اور مخالفت پیدا کر رہی ہیں وہ کہتا ہے کہ نٹال میں جو بوئر فوج ہے اس کے کچھ حصہ کو واپس لانا چاہئے اور برٹش فوج کو ایک سخت چوٹ پہنچانی چاہئے ✦ بلومفونٹین کے ضلع میں رعب قایم کرنے کی نئی تدبیر نکالی گئی اس ضلع میں کل گھوڑے ضبط کر لئے گئے ہتھیاروں کے علاوہ یہ زیادہ محسوس ہوگا ✦ امریکہ کے صوبہ اوہایو میں کارخانہ کے پھٹنے کا سخت حادثہ ہوا۔ قصبہ شونیلا میں

کان بجتی۔ برٹرنگ اڑانے کا پوڈر بھک سے اڑ گیا۔ دو سے زیادہ کان کھودنے والے ضایع ہوئے، ۱۳۰ لاشیں نکالی گئیں ✦ وزیر ہند نے فرمایا جو جانور و سامان ہند سے لیا گیا اس کا ایک ایک دام ادا کیا جاویگا ✦ قحط ہند کی امداد میں نیویارک میں عام جلسہ ہوکر مستقل کمیٹی قایم کی گئی ہے۔ روچسٹر کے بشپ صاحب جو بلندن میں ایک عبیدگی قایم کرنا چاہتے ہیں بیس لاکھ روپیہ مانگا ہے ✦ حضور پرنس آف ویلز کو حملہ سے بچنے کی مبارکباد میں ۱۳ ہزار پیغامات تار آئے تھے۔ سب سے پہلا پیغام زار روس سے تھا بوئروں کے ایجنٹ ڈاکٹر لیڈز کا بھی تھا ✦ قحط زدگان ہند کی امداد سے متعلق قیصر جرمن نے دلی ہمدردی کا خط حضور لارڈ کرزن کو لکھا کہ برلن میں ہمارے اشارے سے ۵ لاکھ مارک جمع ہو گیا ہے جو عنقریب بھیجا جائیگا حضور وایسرائے نے اہل ہند کی طرف سے دلی شکریہ ظاہر فرمایا ✦ گورنمنٹ میسور ایک نیا شہر آباد کرنا چاہتی ہے شہر پہلے سے باضابطہ نقشہ بنکر اور حفظان صحت کا خیال مقدم رکھکر بنایا جائیگا ✦ علی پور بنگال کی فوجداری عدالت نے ایک بینگن کے چور کو سات سال قید کی سفارش کی۔ ملزم نے علی گنج کے ایک مکان سے بینگن چرایا تھا۔ حضور لاٹ صاحب نے کانپور میں قواعد طاعون کی سختی رفع کر دی۔ عام دلجمعی بیان کی گئی ہے۔ پولیس کا اختیار الگ کر دیا گیا اور قرار پایا کسی مریض کو علیحدہ نہیں کیا جائیگا۔ عورتوں کا معائنہ عورتیں کرینگی۔ علاج بجائے ڈاکٹر کے بید یا حکیم۔ اپیل ہے کہ مرض کو نہ چھپائیں۔ ہاتھ بٹائیں ✦

احمد آباد میں ۱۴ آدمی بجرم ڈکیتی ماخوذ ہوئے تھے ۱۴ کو دو دو سال قید باقی تمام بعدم ثبوت چھوٹ گئے ✦ حیدرآباد کرانیکل اخبار پر سورج مل ساہوکار کا مقدمہ تھا۔ بالا بالا تصفیہ ہو گیا۔ مسٹر پیشنجی نے معافی مانگی اور آیندہ اخبار مذکور بند کر دیا۔ اسی شرط پر مستغیث نے صلح قبول کی ✦ منڈالے میں شاہ برہما کے محلات کی مرمت کے لئے گورنمنٹ ہند نے دو لاکھ روپیہ منظور کیا ✦ مسٹر جے پی وارڈن صاحب ۵ مئی سے قطعی ریٹائر ہونگے۔ مسٹر سمتھ صاحب اسسٹنٹ انسپکٹر جنرل ریلوے پولیس ہونگے ✦ دربار صاحب امرتسر میں یادگار سارا گڑھی کی تعمیر کے لئے گورنمنٹ ہند نے اور ۲۲۵۰۰ منظور فرمایا ✦ افواج جنوبی افریقہ کے ہندی شاگرد پیشہ کے لئے حضور لیڈی کرزن صاحبہ نے ۱۵۰۰ اونی پوشاکیں بھیجی ہیں ✦ حیدرآباد دکن کی گورنمنٹ اسی لاکھ روپیہ اخراجات قحط کے لئے قرض لینا چاہتی ہے ✦ لکھنؤ کا اخبار آزاد دوبارہ نکلنے لگا ✦ قلمرو نظام سے دو سکھ سرغنہ ملک بدر کئے گئے ✦ سر جارج لک جنگی لاٹ بنگالہ نے ترائی نیپال میں چودہ شیر تین چیتے باقی دیگر جانور شکار کئے شاباش ✦ بمبئی گورنمنٹ نے تھانسی کے عظیم مالک چراگاہ ایٹ برادران سے پانچ ہزار راسی مویشیوں کی خرید کا انتظام طے فرمایا ہے ✦ ہندوستان میں قحط کے سرکاری کاموں پر قحط زدہ مزدوروں کی تعداد ۵۰ لاکھ تک پہنچی ہے ✦ علیگڈھ میں ایک جلسہ خلاف رواج دیوناگری کیا گیا ✦ مسٹر بی ایل گپتا صاحب کونسل واضع آئین بنگالہ کے ممبر مقرر کئے گئے ✦

ایڈیٹوریل نوٹس

پادری ای۔ ایم۔ ویری صاحب۔ ڈی۔ ڈی۔ ایڈیٹر
پادری ای۔ این۔ پریداس صاحب، پنڈت رلا رام صاحب، انور مسیح عالم اسسٹنٹ ایڈیٹرز
پادری ایچ۔ گولکناتھ صاحب، پادری غلام مسیح صاحب — ایڈیٹوریل
پادری طالب الدین صاحب بی۔ اے، پادری پی۔ سی۔ اپل صاحب
پادری جی۔ ایل۔ ٹھاکر داس صاحب، پادری جیون سنگھ صاحب
پادری بی۔ بی۔ رائے صاحب، پادری کیدارناتھ صاحبان — کارسپانڈنٹس

جنگ ٹرنسوال۔ برٹش فوج نے پریٹوریا کی طرف پیش قدمی شروع کردی۔ بوئروں نے ہوٹینک پر شکست فاش کھائی۔ برٹش فوج کا تھابانچو سے آگے بڑھنے کے وقت دشمن نے جمکر مقابلہ کیا تھا۔ اتنے میں جنرل ہاملٹن کے آنے پر وہ ناکہ سر کیا گیا۔ بوئروں نے اس جنگ میں عجیب وغریب جدید فنون جنگ ظاہر کئے بوئر فوج جنرل ڈیلارے کے زیر کمان تھی۔ ہاملٹن کی فوج میں کل آٹھ افسر اور ۱۰۰ سپاہی کام آئے۔ برٹش فوج نے برانڈفورٹ پر قبضہ کرلیا۔ برٹش فوج بیرہ کے راستہ سے آسانی سے گذررہی ہے۔ پرتگالی حکام نے خیر مقدم کیا۔ جنرل کارنگٹن صاحب فوج لیکر مرنڈیلے کے بیش خیمہ پر جا پہنچے ہیں۔ جہاز یاوفل کے سپاہیوں کی لیڈی سمتھ کی مخلصی میں بہادری دکھانے پر بڑی قدردانی ہوئی۔ وطن میں واپس آنے پر یہہ سپاہی قلعہ ونڈسر میں طلب ہوئے۔ حضور قیصرہ نے ان کی مزاج پرسی کی۔ اور لیڈی سمتھ کی خدمت کا شکریہ ادا فرمایا۔ شاہ سوئیڈن جنگ جنوبی افریقہ میں صدق دل سے انگریزوں کو راستی پر مانتے ہیں اور کہتے ہیں کہ زبردستی بوئروں کی ہے۔ اخبار ٹائمز کو میفکنگ سے ۲۰ کی خبر آئی کہ تین ہزار بوئر محاصرہ پر ہیں اور بہت سی توپیں بھی رکھتے ہیں

لیکن ان کی بھاری توپ موسومہ کروشوٹ یہاں سے ہٹالی گئی ہے۔ دیسی لوگ کہتے ہیں کہ بوئر اس گرانڈیل توپ کو پریٹوریا کو لے گئے ہیں لیکن باوجود اس کے میفکنگ کا محاصرہ بڑے زور سے ہورہا ہے ؛

اخبار ڈیلی اکسپریس اس خبر کی تصدیق کرتا ہے کہ جنرل ہنٹر صاحب میفکنگ کے محصورین کی مخلصی کے لئے کوشش کررہے ہیں اور کہ لارڈ میتھون صاحب غالباً ان کی مدد پر ہونگے۔ برسلز کے اخبار سوئر نے لکھا کہ بوئر گورنمنٹ نے سوچا ہے کہ درصورت پریٹوریا کے محصور ہونے کے وہ لوگ لیڈنبرگ میں پایہ تخت ٹرنسوال مقرر کریں گے۔ کیپ اور نٹال کی گورنمنٹوں نے ایک مسودہ قانون پاس کرنا چاہا ہے جس کی رو سے خاص جج مقرر کئے جاوینگے جو باغیوں کے مقدمات کو فیصل کریں گے۔ اور اس میں برٹش گورنمنٹ کو دخل دینے کی ضرورت نہوگی ؛

مدراس ہائیکورٹ میں ملٹری اکونٹس کے مقدمہ کا اپیل فل بنچ کے روبرو پیش ہوا شہادتوں کے جواز کی نسبت نہایت ضروری قانونی حجتیں پیش کی گئی تھیں۔ ۹ ججوں نے اس اپیل کو مناسب نے علیحدہ علیحدہ فیصلہ لکھا تو فیصلوں میں سے چھ قانونی حجتوں پر مبنی تھے اور تین واقعات پر۔ آخر کار ججان عالیہ نے قرار دیا کہ تین سال قید سخت اور آٹھ ہزار روپیہ جرمانہ کی سزا زیادہ ہے اور بجائے اسکے دو سال قید سخت اور دو ہزار روپیہ جرمانہ پر اکتفا کی اور حکم دیا کہ جرمانہ نہ دینے پر اور ۹ ماہ قید بھگتنا ہوگی ؛

تار برقیاں

ہوس آف لارڈز اور ہوس آف کامنز میں مراسلات سپیانکوپ پر بھاری مباحثہ ہوا۔ مباحثہ یہہ تھا کہ لارڈ لینسڈون نے مراسلتوں کو بدلنا کیوں چاہا اور جنرل بولر کی ہتک کیوں کی کہ مخفی بات افشا کردی۔ لارڈ لینسڈون نے کہا کہ ہم نے مضمون بدلنا نہ چاہا تھا بلکہ طرز میں اصلاح پر زور دیا تھا۔ کہا کہ جنرل بولر کی ہتک نہیں کی گئی ہے بلکہ ان کی لیاقتوں کی قدر تسلیم کی گئی ہے۔ بحال کیا ہے۔ لارڈ روزبری نے پوچھا کہ کیا جنرل بلر نے استعفا دیدیا تھا۔ لارڈ لینسڈون نے لاعلمی ظاہر فرمائی۔ نتیجہ مباحثہ پر عام رضامندی ہے۔ مسٹر بلفور نے کہا کہ آئندہ یہہ مراسلتیں شائع نہ کی جاوینگی۔ ڈیوک آف ڈیونشائر نے بھی جنرل بلر کی ہی خبر لی۔ اگر جنرل سادہ کیفیت جنگ بغیر رائے زنی کے دوبارہ لکھ دیتے کیوں اتنا طوفان بے تمیزی اُٹھتا۔ بعض اخبار خیال کرتے ہیں آئندہ بخوف اشاعت کمانڈر لوگ صاف کہنے میں تامل کیا کریں گے۔ لارڈ رابرٹس نے برینڈفورٹ سے لکھا کہ جنرل ہاملٹن پر ھکرو لکاف تک جا پہنچے۔ لنڈن سے خبر آئی جنرل برابنٹ کو حکم ہوا جنرل رنڈل سے ملیں جن کی بابت کچھ خبر نہیں ہے۔ پارلیمنٹ لنڈن نے توسیع یوگنڈہ ریلوے کے لئے ضروری رقم ۱۸۵ ووٹ سے منظور کی بخلاف ۴۰ ووٹ کے۔ لنڈن میں مسٹر بریوز نے تقریر کی کہ جنگ ٹرنسوال میں زنانہ نرسوں کا بھیجنا بالکل لغو اور بیہودہ ہے۔ یہہ نرسیں بجائے کام کرنے کے انتظام کو آلودہ کرتی ہیں اور افسروں کا وقت ضایع کرتی ہیں ؛ شہنشاہ جاپان نے مقام کوب میں ۳۰ جاپانی جنگی جہازوں کا معاینہ فرمایا۔ جاپانی جہاز موسومہ اساسی ریتی پر چڑھ گیا تھا بڑی کوشش سے تیر رہا ہے۔ برٹش قلمرو کی کل مجالس تجارت کی عالمگیر کانگریس اسی ماہ جون میں لنڈن میں ہونے والی ہے ؛ لنڈن میں لارڈ رابرٹس کی مراسلتوں کا انتظار ہے جس کے بغیر جنگی حالات کا حال معمہ ہو رہا ہے۔ بلومفونٹین سے برٹش فوج نے پیش قدمی شروع کردی۔ ہوٹنک میں بوئروں کو شکست فاش دی گئی۔ بوئر شمال و مشرق کی طرف بھاگ گئے ان کے ۲۴ آدمی قید کر لئے گئے۔ جیکبسن سٹ بھی فتح کرلیا۔ دشمن کے ۱۷ قتل ۴۰ زخمی ہوئے۔ ان میں ۲۱ غیر ممالک کے ہیں یعنے روسی جرمن فرنچ لوگ ہیں۔ برٹش فوج نے برینڈفورٹ بھی سر کرلیا۔ سوڈان میں بھی طاعون نمودار ہوا۔ وار آفس نے اعلان کیا کہ فوج آئرش گارڈ کے لئے بھرتی کرنا شروع ہوگیا۔ حضور ڈیوک آف یارک کے معصوم لڑکے کا گاڈفادر ہونا شہنشاہ جرمن نے بخوشی قبول کیا ؛

خاکیوں کی راہ

عنوان بالا ایک عجیب سا فقرہ ہی جو داؤد نبی کے منہہ سے بستر مرگ پر نکلا اپنے مرنے سے پہلے اس نے چاہا کہ اپنے بیٹے سلیمان کو وصیت کرے اور اس وقت اس نے اس کو اپنے پلنگ کے پاس بلا کر کہا کہ "میں سارے خاکیوں کی راہ جاتا ہوں" ۱ سلاطین ۲:۲-

سچ ہی موت سارے خاکیوں کی راہ ہی- سب کا انجام موت سے ہوگا- جتنے لوگ اپنا سفر ختم کر گئے انہوں نے اس کا تلخ مزہ چکھ لیا اور جو زندہ موجود ہیں سو ضرور اپنے اپنے وقت پر اس کے مزہ کو چکھیں گے- موت گویا تمام خاکیوں کی راہ ٹھہر چکی ہی- اس وجود انسان میں پیدا ہونے والے اِس راہ سے گذر کریں گے- حتی کہ نبی بھی اسی خاکیوں کی راہ سے دنیا سے راہی ہوئے- اور اگرچہ کسی ایک خاص طور سے قدرت الہی سے اس راہ سے بچ بھی گئے مگر عام طور سے سب کا حق گویا یہہ ہی ٹھہر چکی ہی-

کلام الہی سے واضح ہوتا ہی کہ خالق نے انسان کو خاک سے بنایا تھا اور بڑا رتبہ اور مرتبہ دیکر اس خاک کو شرف دیا تھا- اور اگرچہ یہہ حالت شاید کچھ قلیل وقت تک رہی جس کا علم کسی کو نہیں مگر آدم کے حکم عدولی کے وقت سے گناہ نے دنیا میں دخل پایا اور اس کے سبب سے سزا میں یہہ قرار پایا کہ چونکہ آدم خاک سے بنایا گیا ہی پھر خاک میں ملایا جاوے اور موت کا تسلط اس پر قایم ہو- اس وقت سے تمام خاکیوں کا حصہ یہہ ٹھہر چکا ہی کہ سب موت کے دروازے سے گذریں- اس لئے اب بادشاہ اور گدا امیر اور غریب عالم اور جاہل سب کے سب اسی راہ سے گذرتے ہیں اور موت سب کیلئے لاحق ہی-

موت اگرچہ خوفناک اور غم اور رنج کا باعث ہی اور خاکی انسان کو ورثے میں مل چکی ہی پر کلام الہی میں لکھا ہی اے نادان جو چیز تو بوتا ہی اگر وہ نہ مرے تو کبھی جلائی نہ جائیگی- ۱ قرنتیوں ۱۵: ۳۶- اس سے معلوم ہوا کہ خاکیوں کی یہہ راہ خدا نے فائدے کے لئے مقرر کی ہی- باغ عدن میں جہاں کہ آدم سے گناہ سرزد ہوا تھا زندگی کا درخت بھی موجود تھا اگر وہ گنہگار زندگی آدم کے لئے فائدہ بخش ہوتی تو خدا اس پھل کے کھانے سے آدم کو ہرگز منع نہ کرتا- اس لئے یہہ موت خاکی انسان کے لئے فائدہ بخش ہی اور لکھا بھی ہی کہ موت میرے لئے نفع ہی- فلپیوں ۱: ۲۱ +

اب ان خاکیوں میں دو قسمیں ہیں جن کے دو ہی انجام بھی ہونگے- اوّل وہ جو ایماندار ہو کر مرتے ہیں- دوئم وہ جو گناہ میں مرتے ہیں جو ایمان اور امید میں مرتے ہیں اور دنیا میں خدا کی رحمت کی تجویز کو قبول کر لیتے ہیں اور گناہ کی زندگی نہیں گذرانتے بلکہ گناہ کی طرف سے مردہ ہو جاتے اور شیطان دنیا اور گناہ پر فتح پا لیتے اور اچھی لڑائی لڑ کر مرتے ہیں وہ مبارک ہیں ان کی موت مبارک ہی وہ اگرچہ خاکیوں کی راہ میں چلے گئے اور بے عزتی اور کمزوری میں خاک کے ڈھیر کے نیچے دبے گئے پر ایک روز وہ جلال میں اُٹھیں گے ایسوں کے لئے موت نفع ہی کیونکہ یہہ موت ان کو اس حالت تک پہنچانے کا گویا ایک وسیلہ ہی- پر جو لوگ گناہ میں رہتے اور جیتے ہیں اور گناہ میں زندگی بسر کرتے ہیں اور اپنے تن من کی خواہشیں پوری کرتے ہیں وہ اس موت سے مریں گے اور اس کے بعد جب روز حشر میں انصاف کے تخت کے آگے حاضر ہونگے تو اپنے کاموں کے موافق بدلہ پاوینگے اور ابدی موت سے ہلاک ہونگے-

جس حال میں کہ تمام انسان خاکیوں کی راہ میں چلنے والے ہیں اور یہہ دنیا فانی ہی لازم ہی کہ انسان آنکھیں کھولے اور خواب غفلت سے بیدار ہوکے اپنی عاقبت کی فکر کرے- گناہ کی ناپاک زندگی بسر نہ کرے بلکہ اپنے خالق کی طرف پھرے اور اس کے کلام کا شنوا ہو- اور موت سے پیشتر معافی اور خلاصی حاصل کرے- اور تب داؤد کے ساتھ ہم کلام ہوکے خوشی سے خاکیوں کی راہ میں جانے کو تیار ہو جاوے ٭

راقم

جے- ایس

ایک نظر

یہہ ہر ایک پر روشن ہی کہ آپ کے اخبار کی بہتری لایق نامہ نگاروں پر منحصر ہی جو کہ اپنے عمدہ خیالات سے اس کو رنگین اور معطر کر دیتے ہیں مخالف دلوں کو یہہ چیر پھاڑ کر ڈالتا ہی اور وعظ میں ناظرین کو بڑی مدد دیتا ہی- ہمیں امید ہی مسٹر واعظ ہم کو اپنا وعظ اور زیادہ سنائیں گے- جناب غلام مسیح صاحب اس کام کے لئے دس منٹ ہر روز علیحدہ کریں گے- اور ہمارے قدیم دوست جناب امام مسیح صاحب فصیح مضامین سُنا کر پبلک کو خوش کرینگے-

اس کی خدمتیں نہایت پُرمکر ہیں- اس نے بہت بڑے بڑے کارنمایاں کئے ہیں- اس پرچے نے

ابنائے ملک کو بہت فایدہ پہنچایا ہی- ہر معاملے کی نسبت اس میں بڑی سنجیدگی اور متانت کے ساتھ بحث ہوتی ہی- ہر مذاق کے مضامین ضروری اور تازہ خبریں- عجیب و جدید معلومات اسمیں ہوتے ہیں- مجھے اس پرچے سے نہایت دلچسپی اور ہمدردی ہی ؞

راقم

یکے از ناظرین نور افشاں

خدا قادر مُطلق ہی یعنے جو چاہتا ہی سو کر سکتا ہی

(س) سوال پنڈت کیول رام کسولی- عورت بغیر ہمبستر ہوئے مرد کے کیونکر حاملہ ہو سکتی ہی-

(ج) این- سالومن- مہربانی کر کے آپ مجھکو بتلائیں کہ یہہ جو آپ تحریر کرتے ہیں کس مطلب سے اور کس واسطے ؟

(ج) پ- متی پہلا باب آیت ۱۸ و ۲۰-

(ج) این- خدا کا شکر ہی کہ آپ ہی نے اپنی زبان سے خداوند یسوع مسیح کی پیدایش (متی باب اوّل آیت ۱۸ و ۲۰) کو تبلادیا-

(ج) پ- ہمارا مطلب ضرور آپ کی آیت اور آپ کی انجیل کے جھوٹا کرنے کا ہی- چونکہ یہہ بات بالکل قانون قدرت کے برخلاف ہی-

(ج) این- آپ کے کہنے سے انجیل شریف جھوٹی نہیں ہو سکتی- آپ پرمیشر کو کیا کہتے ہیں اور اس کے کام کیا ہیں ؟

(ج) پ- ہم پرمیشر کو ایشور کہتے ہیں- اس لئے کہ اس نے آدمیوں کو پیدا کیا-

(ج) این- اسکی صفات کیا ہیں ؟

(ج) پ- وہ شرب بیاپک شرب شکتی مان ہی-

(ج) این- جب پرمیشر شرب شکتی مان ہی یہہ بھی قانون کے خلاف ہی کہ وہ کوئی چیز پیدا نہ کر سکے-

(س) پ- شرب شکتی مان کے معنے بتلاویں-

(ج) این- سب چیزوں کے پیدا کرنے کی طاقت رکھنے والا-

(ج) پ- کیا خدا دو چار خدا اور بھی پیدا کر سکتا ہی کہ نہیں- اور آپ اپنے قانون قدرت کو توڑ سکتا ہی یا نہیں ؟

(ج) این- ہم آدم و حوّا کا ذکر پیدایش کی کتاب میں دیکھتے ہیں اور علاوہ اس کے یسوع مسیح کی بابت جو نبیوں نے پیشین گوئی کی تھی وہ پوری ہوئی جیسا یسعیاہ نبی کی کتاب ، باب ۴ اسے ۷ ، اتک اور ۹ باب ۷ سے ۸ تک اور متی پہلا باب ۲۱ اور لوقا پہلا باب ۳۰ سے ۳۴ تک وہاں پر بھی اسی قسم کا سوال جیسا کہ آپ نے تحریر کیا- مریم نے فرشتے سے کیا تھا- دیکھو لوقا پہلا باب ۳۴ آیت- فرشتہ نے اس کو جواب دیا- لوقا باب پہلا آیت ۳۵ یعنے روح قدس تجھہ پر اترےگی اور خدائے تعالیٰ کی قدرت کا سایہ تجھہ پر ہوگا- اس سبب سے وہ قدوس جو پیدا ہوگا خدائے تعالیٰ کا بیٹا کہلائیگا- پھر دیکھیے لوقا دوسرا باب ۲۱ آیت اور ۱۰ آیت کو جو فرشتہ نے کہا تھا-

(س) پ- آپ نے جو فرمایا آدم حوّا کے بارہ میں کہ خدا نے ان کو پیدا کیا- کیا ان میں خدا کی طاقت تھی اور کیا یسوع مسیح بھی خدا کی طاقت رکھتا ہی- اور آپ نے فرمایا کہ وہ خدا کا بیٹا ہی اور اس کے بارہ میں کئی مقام بائبل میں سے پیشینگوئیوں کا ذکر کر کے ثابت کیا کہ وہ خدا کا بیٹا ہی- لیکن ہمارے خیال میں جیسے یسوع مسیح کی بابت غلط بیانی کی ہی ہمارے خیال میں یہہ بالکل درست نہیں ہی-

نوٹ- جناب پنڈت صاحب آپ کے خیال میں یہہ کیونکر ہو سکتا ہی جس حال کہ آپ بائبل سے واقف ہی نہیں ہیں- آپ کی آنکھیں بند ہو رہی ہیں- خدا سے میری دعا ہی کہ خدا آپ کی آنکھیں کھولے تاکہ آپ کی سمجھ میں یہہ باتیں آویں-

(ج) پ- صاف طور سے بتلاویں کہ کیا خدا اپنے جیسے پانچ چار اور خدا پیدا کر سکتا ہی کہ نہیں ؟ اس کا جواب یا تو ہاں ہو- یا جواب بتلاویں-

(ج) این- جو آپ تحریر کرتے ہیں کہ جس طرح سے خدا میں طاقت تھی آدم میں بھی تھی- یہہ سراسر غلط ہی- لیکن یسوع مسیح میں تھی جو خود خدا تھا- دیکھو یوحنا کی انجیل پہلا باب پہلی اور دوسری آیت- دوّیم یہاں پر طاقت کا ذکر نہیں ہی- دیکھو اپنے سوال کو- سوّیم جو آپ نے فرمایا کہ آپ نے یسوع مسیح کو خدا کا بیٹا کہا- آپ یہہ گویا میرے اوپر الزام لگاتے ہیں جس حال کہ انجیل شریف میں بیٹے کا لفظ درج ہی اور نہ ایک جگہہ پر بلکہ بہت سی جگہوں پر اور جس حال کہ آپ خدا کے کلام کو بیہودہ الفاظوں میں استعمال کرتے ہیں- تو آپ گویا روح قدس کے حق میں کفر بکتے ہیں- اور یہہ آپ کا قصور نہیں ہی یہہ ویدک تعلیم کا قصور ہی- یاد رکھیے کہ جو آپ نے انجیل کے برخلاف اور روح قدس کے برخلاف کفر بکے ہیں وہ آپ کو ہرگز معاف نہ ہونگے- نہ اس جہان میں اور نہ اس جہان میں- اور یہاں پر دو چار خدا کے پیدا ہونے کا ذکر نہیں ہی- جیسا کہ آپ تحریر کرتے ہیں ؞

باقی آیندہ

بقیہ

اثبات ناطق

باب دھم

خدا انسان

پنجم۔ انجیل کا ایک الہی ثبوت یہہ بھی ہی کہ مسیح کی زندگی ایسی آسان اور عام فہم عبارت میں لکھی گئی ہی کہ ہر ایک اس سے نفع پا سکتا ہی۔ لیکن دوسری جعلی انجیلوںمیں اُسکے لڑکپن کی عجیب عجیب کیفیت درج ہی یعنے جب وہ محض لڑکا تھا مورتیں اور جانور اس کو سجدہ کرتے تھے اور جب اُس کی ماں اس کو مصر کو لئے جاتی تھی تو راہ اس کے سجدہ کے لئے درخت جھکتے تھے۔ اور جب وہ سات برس کا لڑکا تھا تو اکثر مٹی کی چڑئیں بناکر ان کو زندہ کرکے اُڑا دیا کرتا تھا اور دریا کو خشک کر دیا کرتا تھا وغیرہ وغیرہ کہیں حواریوں کی انجیل میں محض سادگی سے اُس کی انسانی پیدایش اگرچہ کنواری سے ہوئی درج کی گئی ہی اور مثل اور لڑکوں کے مقرری قواعد فطرت جو تمام خلقت کے لئے مقرر ہیں حکمت اور قدرت میں بڑھتا گیا۔ بارہ برس کے سن میں البتہ ہیکل میں اُستادوں سے مذہبی سوال و جواب کرتا ہوا پایا گیا۔ جس کی عقل سے وہ لوگ دنگ تھے۔

ششم۔ اب معجزات پر غور کرو۔ اس کے تمام معجزات مثل جادوگروں کے لوگوں کو متعجب اور متحیر کرنے کے لئے نہیں بلکہ ان سبھوں میں ایک طرح کی الہی محبت اور ہمدردی پائی جاتی تھی۔ اور اگر غیر مذہب والوں مثل یونان اور ہنود کے معجزات پر غور کیا جاوے تو ان کے معجزات میں سوا قدرت اور اختیار کے کچھ نہ ملیگا مثلاً ان تین برس کی خدمت میں ممکن تھا کہ مسیح درختوں کو اکھاڑ کر سمندر میں ڈال دیتا یا پہاڑ کو اس کی جگہہ سے ہٹا دیتا یا آفتاب کو روشنی دینے سے باز رکھتا تو ان سب باتوں میں سوا قدرت کے خدا کی محبت کیونکر ظاہر ہوتی۔ لیکن مسیح کے معجزے اس بات کا جواب ہیں کہ وہ انسان کے ہر ایک دُکھ و مصیبت میں اس کو تسلی اور مدد دینے کو مستعد ہیں۔ اس پہاڑی شاہی وعظ کے دینے کے بعد اس نے اپنے اختیار کو اس طرح پر ظاہر کیا کہ اس کوڑھی کو جو یہہ کہتا تھا کہ اے خداوند اگر تو چاہے تو مجھے پاک و صاف کر سکتا ہی۔ مسیح نے اس کے جواب میں کہا کہ میں چاہتا ہوں کہ تو پاک و صاف ہو اور اُسکا کوڑھ یہہ کہتے ہی فوراً جاتا رہا ؎

ناگل ضلع سہارنپور کے انجیلی کام کی مختصر کیفیت جو ماہ مارچ سنہ ۱۹۰۰ء میں ہوئی

ناگل سہارنپور کے مشرق و جنوب کی طرف واقع ہی یہہ ایک چھوٹا سا گاؤں ہی جو ایک اور دوسرے گاؤں سے ملکر آباد ہی جس کی آبادی ایک ہزار دو سو ہی۔ اس میں تھانہ ڈاکخانہ اور ایک چھوٹا برانچ سکول بھی ہی۔ اس کے علاقہ میں قریب ستوا گاؤں ہیں جن میں بہت سی متفرق قومیں آباد ہیں اور چار چار اور دو دو کوس کے فاصلہ پر چار گھرانے عیسائیوں کے بھی آباد ہیں جن میں ایک دو کے سوا باقی سب میرے ہوتے ہوئے عیسائی ہوئے جو فی الحال موجود ہیں باقی دو تین گھر کے لوگ جو اور موجود تھے یہاں سے چلے گئے جن کا ایک وقت کل جانوں کا شمار تیئس چوبیس کے قریب ہوتا تھا۔ سوا ایک شخص کے باقی سب جانوں نے اسی جگہہ رہ کر ہمارے مشن کی طرف سے بپتسمہ پایا تھا۔ یہہ سب بیچ ذات سے عیسائی ہوئے۔ اب صرف آٹھ بالغ عیسائی اور ایک نابالغ بپتسمہ یافتہ ہیں مجھکو یہاں کام کرتے ہوئے چھ برس کے قریب ہوئے۔ اب اس سال پھر خداوند کریم نے اپنے بڑے فضل و کرم سے پھر ایک سے دو مناد کر دئے ہیں۔ اور ہم دعا کے ساتھ اپنے کام میں مشغول ہوتے اور لوگ خوب شوق و محبت کے ساتھ ہم کو بٹھاکر سُنتے اور سوال و جواب بھی کرتے اور خداوند مسیح کی پیدایش زندگی۔ تعلیم۔ کام۔ موت اور جی اُٹھنے پر بہت زور شور سے تعلیم و تلقین کیجاتی ہی۔

اور خاصکر اتوار کے روز باری باری عیسائیوں کے گھر جاکر دعا بندگی و عبادت کا موقع پاتے اور کبھی کبھی ہمارے گھر میں بھی ہمارے بال بچوں کے ساتھ جمع ہوکر عبادت میں مشغول ہوتے ہیں اس وقت ہم سب روحانی خوشی و برکت و شکر گذاری کا اقرار ایک دوسرے کے سامنے ظاہر کرتے۔

خداوند تعالیٰ کا شکر ہو کہ گذرے سال کی طرح اب کے بھی مارچ مہینے میں جناب مس صاحبان ہمارے گاؤں میں رام پور سے دورہ کرتی ہوئیں تشریف لائیں۔ اور ہمارے علاقہ کے عیسائیوں و دیگر غیر اقوام عورتوں سے ملاقات کرکے اُنکو

خداوند مسیح کی زندگی و تعلیم کی خوشخبری سے فیض یاب کیا اور کئی ایک گاؤں میں زنانہ کام کرنیکو تشریف لے گئیں اور ان سے مسیح کی تعریف کے گیت بھجن سُنکر اب تک یاد کرتی ہیں۔

اور ان کے آنے کے باعث اب زیادہ تر متفرق گاؤں کے لوگ جو پہلے بہت پتھر دل سے تھے۔ ہم کو بڑی عزت و محبت سے قبول کرتے اور انجیل کی تعلیم بڑی غور و فکر سے سُنتے اور حیران و پریشان بھی ہوتے ہیں اور ایک دن ڈاکٹر لوکس صاحب گی دیگر مس صاحبان کے ساتھ ملکر ہمارے مکان میں گیت گا کر دعا کر گئے جس سے ہمکو روحانی خوشی و شکرگذاری پیدا ہوئی اور گاؤں کے لوگوں کو منادی کی۔ اور پادری لیڈل صاحب نے اتوار کے روز یہاں کے عیسائیوں کو اور ہم کو عشاء ربانی دی۔ اور ایک بیوہ عورت اور اس کے لڑکے کو اس سے پہلے بپتسمہ بھی دیا۔ اور جناب مس ڈنلاپ صاحبہ و مس سیلن صاحبہ کی سفارش سے ڈاکٹر نورمن صاحب سے دو یتیم لڑکے یتیم خانہ میں داخل کرائے جو کہ ایک عیسائی کے تھے جو مر گیا۔ اب عرض ہے کہ کل ناظرین نور افشاں یہاں کی چھوٹی جماعت کے واسطے براہ مہربانی گھٹنے ٹیک کر خدا باپ خدا بیٹے خدا روح پاک سے دعا کریں کہ مسیح خداوند کا نور کوٹ کوٹ کر ہمارے اور ان کے دل میں بھر تا جاوے۔ اور ہم سب اپنے پڑوسیوں اور غیر قوموں کے آگے چمکتے نظر آویں اور ہم روح القدس کے پھلوں میں پھلدار ہوتے جاویں ؎

راقم

سموئیل بلدیو

غزل

مسلماں جنس نسواں کو تو اب پردا سمجھتے ہیں
پڑیں پتھر سمجھ پر قید کو اچھا سمجھتے ہیں
سمجھتے ہند کے نادان ہیں فرض عین یہ پردا
مگر اس جنس کو تو ظلم سب دانا سمجھتے ہیں
سمجھتے عورتوں کو ہیں مہذب تاج سر اپنا
مگر اقوام وحشی ان کو کفش پا سمجھتے ہیں
یہی توحید ہے قبروں کو پوجیں اور کریں سجدے
ہم اس اسلام سے واللہ کفر اچھا سمجھتے ہیں
نہ سمجھے ہیں نہ سمجھیں گے کوئی سمجھائے کیا انکو
مسلمان دوستوں کو بھی تو اب اعدا سمجھتے ہیں ؎
سمجھکر فرض جو کرتا ہے اپنی قوم کی خدمت
اسی کو ہم تو اپنا مرشد و آقا سمجھتے ہیں ؎
کوئی سمجھے مُحب ان عورتوں کو عقل میں ناقص
مگر ہم تو اُنہیں مردوں سے بھی دانا سمجھتے ہیں

انتقالِ پُرملال

مورخہ ۲۷ اپریل ۱۹۰۰ء کو جناب بزرگ پادری مکلویر صاحب۔ امریکن مشن ظفروال اس جہان فانی سے کوچ کر گئے۔ صاحب مذکور لائق و فائق۔ اوّل درجہ کے شریف۔ رحمدل۔ غرضیکہ تمام خصائل فرشتگانہ۔ نوجوان۔ قد آور وجیہ شکیل تھے۔ قریباً تین سال سے ممدوح مرحوم انڈیا میں تشریف آور ہوئے تھے مسز مکلویر کے عین عالم شباب میں وِڈو ہونے کا سب کو ازحد حیف ہوگا۔ خدا مسز مکلویر کو تسلی عنایت کرے۔ اور ریورنڈ کی روح کو قبول کرے۔ راقم محمد اسمٰعیل شاکر۔

ساورن کا طلائی سکہ منی آرڈروں میں تقسیم ہوتا ہے لیکن صرف کلکتہ بمبئی اور مدراس کے پریسیڈنسی شہروں میں اور نیز رنگون میں۔ اس کے سوا ابھی اور کہیں بھی اس کا رواج نہیں ہوا ہے۔ دہلی اور کانپور میں بھی چاہتے ہیں کہ اس کا چلن رائج کیا جائے۔ اس کے سوا دوسرا طریق کھپت کا یہہ ہے کہ سرکاری ملازموں کو اسی سکہ میں تنخواہیں دی جاویں۔ جہاں جہاں خزانے اور بنیک موجود ہیں وہاں فوراً اس کا حکم دیا جاویگا۔ گورنمنٹ کے پاس ساورنوں کا ذخیرہ کافی و وافی جمع ہوگیا ہے اور اب اس کے رواج کے عام کرنے میں کسی دقت کے پیدا ہونے کی امید نہیں ہے ؎

بمبئی میں دو پولیس کنسٹبلوں کو بعد ثبوت جرم کے چھ چھ ماہ قید سخت کی سزا دی گئی جرم وہی تھا کہ دھمکا کر مُٹھی گرم کرنا۔ ایک شخص کو گرفتار کیا کہ سکہ قلب بناتا ہے اور اس کے بعد تین سات روپے لیکر اس کو چھوڑ دیا۔ دونوں حالتوں میں جرم تھا۔ ایک یہہ کہ دھمکا کر بے گناہ پھانسنا اور دوسرے یہہ کہ مجرم سنگین کو رشوت پر چھوڑ دینا۔ جج نے فیصلہ میں صاف صاف نتائج اخذ کئے ہیں جن کے لحاظ سے نرمی پائی جاتی ہے ؎

اٹارسی سے نامہ نگار انگریزی اخبار نے خبر دی کہ بہ صوار گذشتہ کی رات کو بیتول کے متصل ڈاک کے ٹانگہ پر زبردست ڈاکہ پڑا۔ ڈاکوؤں نے حملہ کیا اور مال و اسباب لوٹا اور چلتے پھرتے نظر آئے۔ ڈاکو بظاہر وہ لوگ ہیں جو رفع تکلیف قحط کے کاموں پر تبرول پہ مقرر کئے گئے تھے۔

ٹونگیں میں تین مسافر سوار تھے اُن غریبوں کو اور ہانکنے والے کو بیچاروں کو سخت زد و کوب کیا اور علاوہ کہ ان کے مال و اسباب کے ڈاک کا تھیلہ بھی لے گئے جس میں دس ہزار کی مالیت کے خطوط وغیرہ بتلائے جاتے ہیں ؛

مُطالعہ بائبل

تمام دنیا کی قریب کُل زبانوں میں کُلّاً یا جزواً ہر فرد بشر سے جو کتاب پڑھی جاتی ہو وہ بائبل ہو۔ میں غور کرتا تھا اور میرے دل کو نہایت اُلجھن تھی کہ اس کا کیا سبب ہو اس کتاب میں کیا خوبی ہو کیوں تمام عالم اس کی خوبصورتی پر دلدادہ ہو خدا نے میری مدد کی اور اس کی پاک روح نے مجھے یہہ معمہ سمجھایا پس چاہتا ہوں کہ ناظرین نور افشاں جو ہمارے عزیز برادر ہیں اس نعمت سے محروم نہ رہیں لہذا چند خوبیاں اس من موہنی کتاب کی زیب قلم کروں۔

پہلی خوبی اس کتاب میں یہہ پائی جاتی ہو کہ اگرچہ اس کے مضامین بجائے خود ادق اور بعید الفہم ہیں تو بھی عام فہم ہیں ہر شخص فوراً سمجھ لیتا ہو اس کی تعلیم میں کوئی گنجلک نہیں پائی جاتی اس کی تواریخ میں کوئی شکن نہیں ہو حرف شناس آدمی بھی اُسے ٹٹول کر پڑھ سکتا ہو اور مطلب سے واقف ہو جاتا ہو یہہ صفت نہ وید میں پائی جاتی ہو اور نہ قران میں نظر آتی ہی ہمیں اس وقت بڑا اچنبھا معلوم ہوتا ہو۔ جب ہنود و محمدی علما ان کی کتب مقدسہ کی تعلیم و تواریخ نہ سمجھنے پر ہمیں یہہ تکلیف دیتے ہیں کہ برادر اصل کتاب کو پڑھو تب سمجھوگے مگر یہہ کتنا نامعقول ہو کہ جب ہم اپنی مادری زبان میں ان کا مطلب نہیں سمجھتے تو سنسکرت یا عربی میں جو محض مردہ اور اجنبی زبان ہو کیا خاک سمجھیں سگے پس یہہ خوبی صرف بائبل میں ہو۔

دوسری خوبی اس میں یہہ ہو کہ اس کتاب کی تعلیم انسانی ضمیر کے موافق ہو۔ میں نہیں کہہ سکتا کہ مختلف مذہبوں کے خلاف نہیں ہو۔ دراں حالیکہ مختلف مذاہب خود ضمیر انسانی سے مختلف ہیں اور اسی لئے وہ مذاہب بائبل کی تعلیم سے بھی مختلف ہیں لہذا جبکہ بائبل کی تعلیم ہماری ضمیر کے موافق ہو تو ضرور وہ کتاب اس لائق ہو کہ تمام انسان اس کو پڑھیں بخلاف وید و قران کہ ان کی تعلیمات ضمیر سے مطابقت نہ رکھنے کے سبب صرف چند علما سنسکرت اور عربی کی زبان سے صادر ہوتی ہیں۔ کُل ہندو مسلمان بھی ان پر متوجہ نہیں ہوتے۔ پس یہہ خوبی صرف بائبل میں ہو کہ اس کی تعلیم ضمیر کو رنجیدہ نہیں کرتی۔ البتہ خراب طبیعت دوسری نظر میں اس سے گھبرا جاتی ہو۔

تیسری خوبی اس کتاب میں یہہ ہو کہ وہ کسی ملک کی رسم و رواج قومی یا ملکی کو گناہ نہیں ٹھہراتی بلکہ وہ صرف ان اعمال و خیالات پر حملہ کرتی ہو جو ذات الہی اور ذات انسانی کے خلاف اور اس کی بے عزتی کے سبب ہیں۔ وہ ان تمام حرکات و سکنات کی دھجیاں اُڑاتی ہو جو رحم و اخلاق کے مسئلہ پر کسی قسم کا ناروا پردہ ڈالتی ہیں۔ بخلاف وید و قران کہ خوراک و پوشاک نشست و برخاست پسندیدہ خود کے خلاف ناک بھوں چڑھاتے اور منہہ بگاڑتے ہیں۔ اور یہی سبب ہو کہ بائبل دلوں میں جگہہ پاتی ہو اور لوگ بڑے شوق سے اس کی تلاش میں رہتے ہیں۔

چوتھی خوبی اس کتاب میں یہہ ہو کہ اس میں نجات انسانی کی تدبیر ایسی محبت کے پیرایہ میں ظاہر کی گئی ہو کہ جس سے بڑھکر ہو نہیں سکتی کہ کہ گنہگار انسان جو نہایت کمزور اور لاچار ہو اور اس کا کوئی پُرساں حال نہ تھا تب خداوند یسوع المسیح نے ان کی سزا کو اپنے اُوپر برداشت کر لیا اور لوگوں کو مفت میں نجات بخشی مفت میں ہر شخص حصہ پا سکتا ہو وہ عجیب پیار سے لوگوں کو مسیح کے پاس بُلاتی ہو۔ اس میں لکھا ہو کہ خدا نے جہان کو ایسا پیار کیا کہ اس نے اپنا اکلوتا بیٹا بخشا تاکہ جو کوئی اس پر ایمان لاوے ہلاک نہ ہو بلکہ ہمیشہ کی زندگی پاوے۔ دنیا میں کون شخص ہو جو ایسے میٹھے کلام کے مقابل اپنے دل کو کڑوا کرے کوئی نہیں پس عام لوگ بدل وجان اس محبت کے فریفتہ ہو کر بائبل پر شیدا اور دلدادہ ہیں ؛

راقـــــــــــــم

ک۔ن۔م

جھنگ بار

یہہ نئی آبادی جہاں سے آباد ہونی شروع ہوئی ادھر سے کوئی ۸ سال کی عمر کی ہو گئی ہو اور دوسری طرف گوگیرہ شاخ کی طرف روز بروز آباد ہو رہی اور یقین ہو کہ ۳-۴ سال کے عرصہ تک کل علاقہ آباد ہو جاویگا۔ خانگاہ ڈوگراں۔ اور لائل پور نئی تحصیلیں بن چکی ہیں۔ اور سمندری۔ ٹوبہ ٹیک سنگھ دو اور تحصیلیں بننے والی ہیں۔ لائلپور بھی عنقریب ضلع بنجاویگا۔

بار کی نئی اور پرانی آبادی کا علاقہ مشن نے دو حصوں میں تقسیم کر لیا ہے۔

لائل پور سے ۱۸ میل مغرب کو ایک سڑک ہے جو بھوآنہ سے دُجکوٹ کو جاتی ہے۔ اس کا مشرقی حصہ یو۔ پی۔ مشن نے لیا ہے اور مغربی حصہ چرچ مشن نے۔ چرچ مشن کے علاقہ کی کل زمین ابھی تک آباد نہیں ہوئی۔ پر جس قدر ہو چکی ہے اس میں قریباً ۸ سو نئے گھر آباد ہو چکے ہیں اور ابھی اور بھی بنتے جاتے ہیں ؛

چرچ مشن کے علاقہ میں جہاں تک معلوم ہو سکا ہے اس وقت قریباً ۱۲ سو کے مسیحی ہیں جو ضلع لاہور۔ امرتسر۔ سیالکوٹ۔ اور گورداسپور وغیرہ سے آکر آباد ہوئے ہیں اور سینکڑوں متلاشی ہیں جو روز بروز بڑھتے جاتے ہیں اور خدا کے فضل سے ہر طرح پر کام ترقی کرتا اور بڑھتا چلا جاتا ہے۔

چرچ مشن کا ابھی تک کوئی ہیڈ کوارٹر مقرر نہیں ہوا۔ صرف جناب پادری بیٹمن صاحب ہی گاؤں میں دورہ کر کے اکیلے کام کر رہے ہیں۔ اور دیکھکر تعجب آتا ہے کہ کس طرح پر خدا کی برکت ان کے کام پر ہے۔ پرسوں رات کو ہم ایک گاؤں میں گئے جہاں ۹۷ متلاشی تھے۔ پادری بیٹمن صاحب گیارہ بجے رات تک ان میں کام کرتے رہے اور بعد ازاں انہیں لوگوں میں سو رہے۔ آج ان میں سے ۹ آدمی اور لڑکوں کے بپتسمہ ہوئے۔ آج رات کو ایک گاؤں موضع نانک سر میں جانا ہے اور وہاں بھی ۱۳ بپتسمہ ہونے والے ہیں۔ خدا کا شکر ہو جو اپنی کلیسیا کی مدد کرتا ہے۔ اور اپنے کلام پاک کا خود نگہبان ہو کر اس کو پھیلاتا ہے۔ اور اس کی پاک کلیسیا نہ صرف تعداد ہی میں ترقی کرتی جاتی ہے بلکہ روحانیت میں بھی مضبوطی پکڑتی جاتی ہے۔

موضع منٹگمری والہ میں سے جن لوگوں کی زمین کچھ ناقص تھی ان کو ایک اور نیا موضع ملگیا ہے جو گوگیرہ شاخ پر آباد کیا جاویگا اور جس کا نمبر ۴۷۲ ہے۔

ابھی تک اس گاؤں کا کوئی نام نہیں رکھا گیا پر امید ہے کہ کسی بزرگ مشنری صاحب کے نام سے نامزد کیا جاویگا۔

لائل پور اور خانانوالہ کے درمیان کی ریل کا باقی حصہ ۱۵ ماہ حال سے کھُل گیا ہے۔ اب وزیرآباد سے ملتان تک جو ۲۳۲ میل کا فاصلہ ہے ریل کے ذریعہ ۲۲ گھنٹہ میں طے ہو جاتا ہے ؛

راقـــــــم

وارث الدین

دربار ٹرکی کے اسرار

حضرت سلطان المعظم کا داماد محمود پاشا۔

کسی باعث سے قسطنطنیہ سے فرار ہو کر پیرس میں پناہ گزین ہوا۔ وہاں اس نے اپنے محترم خسر یعنے سلطان آف ٹرکی کے خلاف پیرس اور لندن کے اخبارات میں اپنے خیالات ظاہر کئے ہیں +

(۱) اہلکار اور مشیر نیچ۔ جاہل۔ فرسودہ سالخوردہ راشی۔ بے ایمان سازشی ہیں۔ جو چاپلوسی رشوت لوٹ۔ اور رذالت کے زور سے نام حاصل کر رہے ہیں ٹرکی کا ملک متمول ہے اور آسودگی کے سامان رکھتا ہے اور حال سے بیس گنا آبادی کو گذارہ دے سکتا ہے۔ لیکن افسوس یہہ ایک طائفہ دُزداں کے پنجہ میں آگیا ہے اس سے دولت اور خزانہ کا رستہ بالکل رک گیا ہے +

(۲) سلطان المعظم (خدانخواستہ) ایک خود غرض آدمی ہیں اور ذاتی فکر میں منہمک رہتے ہیں اور اپنے سوا کسی حقوق انسانی کا خیال نہیں رکھتے۔ اگر سلطان کو قوم کا خیال ذات سے برتر ہوتا تو کروڑوں روپے جو اپنے نام سے یورپین بنکوں میں جمع کرا رہے ہیں ان کو بحری طاقت کی مضبوطی پر لگاتے۔ اس صورت میں ہم کو کریٹ سے ہاتھ دھونا نہ پڑتا۔ اور نہ ہی۔ یونانی ہمسائیوں سے ایسی جنگ کی نوبت آتی۔ جس نے ان کو ہمارا قومی دشمن بنا دیا ہے +

(۳) سرشتہ تعلیم کی حالت ناقص ہے +

(۴) بحری طاقت بالکل بوسیدہ ہے ؛

(۵) تمام وزارتگاہوں میں گھبراہٹ اور ابتری ہے +

(۶) صریح مظالم سے رعایا تنگ اور برباد ہے اور فرار ہو رہی ہے اور ملک کی آبادی گھٹ رہی ہے اور سلطان تکبر میں پھولے ہوئے (خدانخواستہ) بے فکر ہو کر عیاشی میں دن کاٹ رہے ہیں ؛

یہاں تک تو محمود پاشا کے بیانات (یا خرافات) ہیں۔ اب یہہ دیکھنا ہے کہ یہہ تمام الزام کس قدر پایہ صداقت پر پہنچے ہوئے ہیں اور کس قدر غلط ہیں ان الزامات کی صداقت پر اس لئے یقین کیا جاتا ہے کہ محمود پاشا کوئی غیر نہیں داماد۔ ایسا قریبی رشتہ دار ہے اور اگر کہا جاوے کہ اب وہ مخالف ہے اور مخالف کا الزام دلیل نہیں تو مخالفت کی وجہہ ضرور ظاہر کرنی ہوگی جبکہ نہ صرف شام اور عراق۔ عرب بلکہ ہندوستان کے مسلمان بھی سلطان المعظم سے اعتقاد اور محبت

رکھتے ہیں تو داماد کی مخالفت یعنے چہ۔ اگر کہا جاوے کہ محمود پاشا بھی مجوزہ تازہ بغاوت کا سرغنہ تھا اور اور جب اس بغاوت کا بھنڈا پھوٹا تو محمود پاشا سزا کے خوف سے فرار ہو کر فرانس میں پناہ گزین ہوا۔ اور اب وہاں یہہ بے تکی ہانک رہا ہو تو اب دو سوال پیدا ہوتے ہیں۔ اوّل یہہ کہ وہ کون سے بواعث ہیں جنہوں نے نہ صرف ایک بھاری جماعت علما و امرائے اہل اسلام بلکہ حضرت کے داماد کو بھی بغاوت پر آمادہ کیا (مبارک ہو انڈیا اور اس کی مہربان گورنمنٹ جہاں باوجود بیسیوں اختلافات مذاہب اور خیالات کے بغاوت کیا بدسگالی کا لفظ بھی کوئی نہیں جانتا)۔ دوم یہہ کہ محمود پاشا کے خیالات بھی تو بذریعہ اخبارات کے پبلک میں شایع ہو رہے ہیں۔ اخبارات ٹرکی کی زبان کس نے روک دی ہو کہ ان الزامات کی تردید شایع کر کے پبلک کی تشفی کر دیویں۔ مگر معلوم ہوتا ہو کہ ان الزامات کی تردید سے اخبارات روم کم وبیش عاجز ہیں۔ الزام نمبر ا کے ساتھ تو ہم پورا پورا اتفاق نہیں کر سکتے کیونکہ جن عہدہ داروں کے حالات سے ہمیں واقفیت ہو وہ سب ان الزامات سے کوسوں دور اور نہایت ہی واجب التعظیم بزرگوار آدمی ہیں۔ چہ داند مردم کہ در جامہ کیست۔ مگر یہہ بھی ضرور ہو کہ گورنمنٹ ٹرکی کے تمام عہدہ داران کے حالات پر ہم حاوی نہیں اور جن معززین کے حالات ہمیں معلوم ہیں ان کے لیے ہماری معلومات کا ذریعہ خود ہمارے اپنے (مسلمان) مورخین اور مصنفین کی تحریریں ہیں اور بس دوسرا الزام قریب قریب سچّا معلوم ہوتا ہو اور اس کے باور کرنے کے لئے باورچی خانہ سلطانی کے حالات ہمارے حافظ میں کھٹک رہے ہیں اور بنکوں کا روپیہ بھی اظہر من الشمس ہو۔ ہاتھ کنگن کو آرسی کیا درکار ہو۔ تیسرا الزام تعلیم کے ناقص ہونے کا ہو جس گورنمنٹ کو تعلیم کیطرف توجہہ ہوتی ہو اس کی جنگلی رعایا بھی تعلیم سے بہرہ یاب ہو سکتی ہو۔ چنانچہ ہمارے ملک میں دیہاتی مدارس کے وجود سے اس دعوی کی پوری تصدیق ہو سکتی ہو۔ اور سلطان روم کی عام رعایا خاص دار الخلافہ سے قطع نظر۔ بیس سال قبل جیسی کندۂ ناتراشیدہ تھی ویسی ہی اب بھی ہو اور اگر ہماری یادداشت اس امر میں غلطی کرتی ہو۔ تو یہہ وہاں کے اخبارات کا اپنا کام ہو کہ نقشہ کھینچکر دس سال گذشتہ کی تعلیم کی رفتار کا اندازہ دکھاویں کہ کس قدر ترقی کی ہو۔ درمیان کے دو الزاموں کی نسبت تو ہمیں کچھ معلوم نہیں۔ باقی رہا آخری الزام نمبر ۹ سو اس کے لئے ہم (دبی زبان سے سہی) محمود پاشا کی ہاں میں ہاں ملانے بغیر نہیں رہ سکتے۔ اس کا ثبوت ہمارے پاس اور نہیں تو حجاز اور عراق کے رستوں کی مخدوش حالت اور بدویوں کی غارتگری تو ہو غرض گورنمنٹ ٹرکی کی موجودہ حالت ایسی ہو کہ جس کو موجودہ ترقی کے زمانہ میں ہم روس کے سوا یورپین سلطنتوں کے مقابلہ میں مہذب گورنمنٹ نہیں کہہ سکتے ؞ عام

آسمانی تار

ایک دیندار شخص نے ایک لڑکے سے جو بازار میں اخبار بیچ رہا تھا اخبار کا ایک پرچہ خرید کیا اور اسی وقت اس کم سن لڑکے سے یہہ سوال کیا کہ تم کو کبھی نیک مزاج رہنے میں کچھ مشکل معلوم دیتا ہو کہ نہیں۔ لڑکے نے جواب دیا کہ ہاں بعض وقت بہت ہی مشکل معلوم دیتا ہو۔ اس شخص نے کہا کہ میرا بھی یہی حال ہو لیکن میں نے مدد پانے کی حکمت نکالی ہو اور شاید تم اس کو سنکر خوش ہو گے۔ لڑکے نے مسکرا کر کہا کہ آپ ضرور ارشاد فرمائیے کیا عجب ہو کہ مجھ کو بھی وہ حکمت سودمند ہو۔ اس دیندار شخص نے فرمایا کہ مشکل کے وقت تار بھیجنا عین مصلحت ہو اور یہی بڑی حکمت ہو۔ لڑکا اس معمے کو بخوبی نہ سمجھا تب اس شخص نے اپنی انگلی سے اس لڑکے کی پیشانی کو چھوا اور کہا کہ اس مکان کے اندر تم کیا کرتے ہو۔ لڑکے نے جواب دیا کہ یہہ مقام غور اور خیال کا ہو اور اس میں مَیں یہی کام کرتا ہوں۔ اس شخص نے پھر پوچھا کہ خدا تمہارے خیال کو دیکھ سکتا ہو۔ جواب ملا کہ ہاں دیکھ سکتا ہو۔ اس شخص نے کہا کہ خیر جب تم کسی بات کے لئے خدا سے مدد چاہو تو اس طور سے آسمانی تار بھیجو یعنے دل میں سوچو کہ اے خدا میری مدد کر مجھکو بدی سے بچا میری مدد کر کہ آج اخبار کی بکری خوب ہو تب دیکھو کہ اس کا کیا نتیجہ ہوتا ہو اتنا کہکر وہ شخص رخصت ہو گیا دو تین ہفتے بعد اتفاق سے اس نے پھر اس لڑکے کو بازار میں دیکھا لڑکا اس کی ملاقات سے بہت خوش ہوا اور کہنے لگا کہ جناب میں نے آپ کی فہمایش کے بموجب آسمانی تار بھیجنے کا انتظام کیا اور نتیجہ یہہ ہوا کہ اخبار کی بکری بہت زیادہ ہوئی اور اب وہ مشکل جو مجھکو اس سے پہلے نیک ہونے میں ہوا کرتی تھی نہیں ہوتی کیونکہ میں خدا سے مدد مانگتا ہوں اور وہ مجھکو مدد دیتا ہو ؞

؞

بقیہ

اگنی

س ۷۔ اگنی کے والدین کی بابت کیا لکھا ہے؟

ج۔ ویدوں میں کہیں تو لکھا ہی کہ اگنی دیوس اور پرتھوی کا بیٹا ہی۔ کہیں لکھا ہی کہ وہ کسیاپا اور آدیتی کا بیٹا ہی۔ کہیں یہہ بھی لکھا ہی کہ وہ برہما کا پلوٹھا ہی۔ بعض قدیم کتابوں میں اس کو انگیرس کا بیٹا کہا گیا۔ لیکن مہابھارت میں لکھا ہی کہ دھرم کے نطفہ اور باسو کی بی بی کے رحم سے پیدا ہوا اور دکشا کی بیٹی سواہا اگنی کی بی بی ہی ۔

سورج

سوال ۱۔ وید میں سورج دیوتا کون ہی؟

جواب۔ وید میں اس دیوتا کے مختلف نام ہیں۔ جن میں سے ایک سوریہ یعنے عام محاورہ میں سورج کہا جاتا ہی۔ رگ وید میں ایک جگہہ اس سورج کو دیوس کا بیٹا اور دوسری جگہہ اس کو آدیتی کا بیٹا کہا گیا۔ ایک جگہہ پر اوشا اس کی بی بی دوسری اوشا اس کی ماں قرار دی گئی۔ سورج ایک رتھ پر سوار ہی جس کو آسمانی گھوڑے کھینچتے ہیں۔ وہ متحرک یا غیر متحرک ساری چیزوں کی جان ہی۔ وہ ہمہ دان ہی۔ اور سارے بشر کی نیکی و بدی کو دیکھتا ہی۔ وید میں کہیں کہیں اس کو خالق کا رتبہ دیا گیا لیکن اکثر اس کا رتبہ اندر سے نہایت کم نظر آتا ہی اور یوں لکھا ہی کہ اندر کے نور سے وہ منور ہوا ہی اور کہانی ہی کہ اندر سورج کی گھنہلی رتھ کے ایک پہیے کو نکال لگیا۔

س ۲۔ زمانہ حال میں سورج کی کیسی عزت ہوتی ہی؟

ج۔ زمانہ حال میں بھی اہل ہنود سورج کی پوجا کرتے ہیں۔ ہر روز برہمن لوگ سورج کی طرف ہاتھ جوڑ کر منتر پڑھتے اور اسکو سجدہ کرتے ہیں۔

س ۳۔ راماین میں سورج کی کیسی تعظیم کی گئی؟

ج۔ راماین میں لکھا ہی کہ وشوکرمہ کی بیٹی سنگیا کے ساتھ جب سورج کی شادی ہوئی اس کو تیج برداشت نہ ہوا تو تب وشوکرمہ نے اس کا ایک ٹکڑا کاٹ ڈالا جو جلتا ہوا زمین پر گرا پھر وشوکرمہ نے اُسی ٹکڑے سے شو کا ترسول۔ وشنو کا چکر اور سارے دیوتاؤں کے ہتھیار بنائے۔

س ۴۔ اپنی بی بی سنگیا سے سورج کی کیا اولاد پیدا ہوئی؟

ج۔ دو بیٹے اور ایک بیٹی۔ بیٹوں کے نام منّو اور یَم اور بیٹی کا نام جمنا۔

س ۵۔ سورج بنش کسکو کہتے ہیں؟

ج۔ جس خاندان میں رام چندر پیدا ہوا اس خاندان کو سورج بنسی کہتے ہیں۔ کیونکہ ہر ایک کہانیوں کے مطابق سورج اس خاندان کا بانی تھا۔ سورج کے بیٹے منّو کے بیٹے کا نام اکشواکو تھا۔ اس لئے اس خاندان کا سلسلہ اکشواکو سے ہوا۔

س ۶۔ چندر بنس کس کو کہتے ہیں اور سورج بنس کے ساتھ اسکا کیا رشتہ تھا؟

ج۔ جس خاندان میں کورو اور پانڈو پیدا ہوئے اس خاندان کا نام چندر بنس ہی۔ اس خاندان کی ابتدا بھی ایک طرح سے سورج سے تھی۔ سورج کے بیٹے منّو کی ایک بیٹی تھی جس کا نام اِلا تھا۔ منّو جی نے ایک بیٹے کی تمنا سے متر اور ورون دیوتاں سے التجا کی اور ان کے نام سے ایک یگ کیا۔ پھر یگ میں کچھ نقص ہونے کے باعث لڑکے کے عوض ایک لڑکی پیدا ہوئی جس کا نام ایلا رکھا گیا۔ آخر کار وشنو نے اس لڑکی ایلا کو برکت دی اور وہ لڑکا بن گیا لیکن قسمت کہ پھر وہ لڑکا کسی روز ایک جنگل میں شکار کو گیا اور وہ جنگل شوجی کا تخت لعنت تھا وہاں جاتے ہی وہ پھر لڑکی بن گئی۔ لیکن یہہ شرط ہوئی کہ وہ دو ماہ لڑکا اور دو ماہ لڑکی رہیگی۔ جب لڑکی ہونے کی باری تھی تو ایکمرتبہ چندر کے بیٹے بودہ کے ساتھ ملاقات ہوئی اور اس سے ایک لڑکا پوروریا نامے پیدا ہوا اُسی لڑکے سے چندر بنس کا سلسلہ جاری ہوا۔

س ۷۔ کیا سورج سے کُنتی کے بھی کوئی اولاد پیدا ہوئی۔

ج۔ کرن کنوارے پن میں اس نے ایک مرتبہ سورج کو یاد کیا جس سے ایک لڑکا بنام کرن پیدا ہوا۔

مِترا

س ۱۔ مترا کون ہی؟

ج۔ مترا بھی ایک سورج دیوتا ہی یعنے سورج کا ایک دوسرا نام ہی۔ معلوم ہوتا ہی کہ یہہ پہلے آسمانی معبود تھا یعنے ورون رات کا آسمانی معبود اور مترا دن کا آسمانی معبود تھے۔ مترا کا نام ہمیشہ ورون کے ساتھ آتا ہی۔ ژند آوستہ میں یہہ معبود متھرا نام سے نامزد ہوا۔ اور اس کا نام ہرمزد کے ساتھ آتا ہی ۔

باقی آئندہ



واقعات اور رائیں

انیسویں صدی کی دو خاص باتیں یاد رکھنے کے قابل ہیں (۱) پاک کلام کا ترجمہ اور (۲) غیر اقوام میں انجیل کی بشارت۔ سنہ ۱۸۰۰ء تک پاک کلام کا ترجمہ صرف چھیاسٹھ زبانوں میں کیا گیا تھا مگر اب ۴۵۱ زبانوں میں ہو چکا ہے۔ کُل آدمزاد کا شمار ۱۴۰ کروڑ ہے۔ جن کے بیچ دو ہزار مختلف زبانیں بولی جاتی ہیں لیکن وہ ۴۵۱ زبانیں جن میں اب تک کلام کا ترجمہ ہو چکا ہے۔ ۱۲۰ کروڑ کی زبانیں ہیں ؏

راجپوتانہ مشن متعلقہ یونائیٹڈ پرسبی ٹیرین چرچ سکاٹ لینڈ کی ۳۰ ویں رپورٹ سے ظاہر ہوتا ہے کہ سال کے اندر ۴۶ بالغوں کو بپتسمہ دیا گیا کُل شریکوں کی تعداد میں ۲۳ یا قریباً ۸ فیصدی کی زیادتی ہوئی۔ اس مشن کے متعلق کُل مسیحی جماعت ۸،۷۴۱ ہے ان میں سے ۷،۴۷ عشائے ربانی میں شریک ہیں۔ ۷،۱۰ سنڈے سکول ہیں جن کی اوسط حاضری ۴۰۷۳ ہے۔ بیس مرد مشنری ہیں۔ ان میں سے ۷ میڈیکل مشنری ہیں اس طرح ۱۳ زنانہ مشنریوں میں سے ۳ میڈیکل ہیں اور ۲ دیسی پاسبان ہیں۔ سال کے ختم سے اب تک اس مشن کے متعلقہ یتیم خانے میں قحط زدہ بچوں کی تعداد ۱۲۰۰ تک پہنچ چکی ہے ؏

اخبار طبیب عام گورداسپور۔ یہہ اخبار امریکن یونائیٹڈ پرسبی ٹیرین مشن سنڈ پنجاب کی طرف سے ہفتہ وار شایع ہونا شروع ہوا ہے اب تک اس کے تین پرچے جو نور افشاں کے قد کے آٹھ صفحے ہیں چھپ چکے ہیں کاغذ تو اچھا ہے مگر چھپائی صاف نہیں ہے تو بھی یقین ہے کہ جلد یہہ نقص بھی رفع ہو جاویگا مضامین کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کی غرض انجیل کی بشارت دینا اور روزمرہ کے واقعات وحالات سے پبلک کو آگاہ کرنا ہے پنجاب میں اب تک نور افشاں ہی ہفتہ وار مسیحی اخبار تھا صاف مضامین کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ انجیل کی بشارت میں یہہ اخبار نور افشاں کا مددگار ہوگا۔ ہم پنجاب میں اس قسم کے مسیحی پرچوں کی بہت ضرورت محسوس کرتے ہیں۔ ہماری دلی دعا ہے کہ یہہ پرچہ پنجاب میں بہتوں کو گناہ کی مرض سے چنگا کرنے کا باعث ہووے قیمت سالانہ معہ محصول ڈاک ع۲ روپیہ ہے۔ خریداری کے لئے درخواستیں بنام پادری۔ ڈی۔ آر۔ گارڈن صاحب سپرنٹنڈنٹ امریکن یونائیٹڈ پرسبی ٹیرین مشن ضلع گورداسپور کرنی چاہئیں ؏

نیشنل انڈین ایسوسی ایشن لنڈن کی طرف سے ہندوستان کے لٹریچر کو رومن حروف میں شایع کرنے یا نہ کرنے کی نسبت دو سب سے عمدہ زیادہ سے زیادہ دو ہزار الفاظ کے مضمونوں کے لئے دو انعام مقرر کئے گئے ہیں جو کتابوں کی صورت میں دیئے جاویں گے۔ مضامین پہلی جون تک ایسوسی ایشن کے آنریری سیکرٹری مقیم لنڈن کی خدمت میں پہنچ جانے چاہئیں ؏

ہندوستان کی عورتوں میں سنہ ۱۸۳۵ء میں کام شروع کیا گیا اب قریباً ساٹھ برس کے بعد جب دیکھا جاتا ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ زنانہ کام میں ہر طرح سے کیسی ترقی ہو گئی ہے۔ ملک کے ہر حصے میں تعلیم یافتہ عورتیں۔ زنانہ ڈاکٹر۔ زنانہ اخبار اور ایسوسی ایشنیں نظر آتی ہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آیندہ بیسویں صدی میں عورتوں کے کام میں بڑی ترقی ہوگی ؏

ورلڈس سٹوڈنٹ کرسچن فیڈریشن کا جلسہ پیرس کے نزدیک لی وارڈول میں ۴ سے ۸ اگست سنہ ۱۹۰۰ء تک منعقد ہوگا۔ تجویز ہو رہی ہے کہ کونسل کی نمایش کے متعلق ایک روز سٹوڈنٹ کانگریس بھی منعقد کی جاوے ؏

کلکتہ میں بہت سے چینی رہتے ہیں جو بوٹ بنانے کا کام کرتے ہیں۔ چرچ آف انگلینڈ کی طرف سے ان لوگوں میں انجیل کی بشارت کا کام کرنے کے لئے ایک چینی مناد بہت تھوڑی تنخواہ پر مقرر کیا گیا ہے جس کی کوشش کا یہہ نتیجہ ہوا ہے کہ اب تک ۲۲ چینی بپتسمہ پا کر کلیسیا میں شامل ہو چکے ہیں۔ خداوند اس بھائی کے کام پر اور زیادہ برکت بخشے ؏

بلاری (مدراس) کے پادری برنارڈ لوکس صاحب نے مسیحی مریدوں کے لئے طلاق کے مضمون پر ایک نہایت عمدہ مضمون لکھا ہے۔ اس مضمون میں انہوں نے ظاہر کیا ہے کہ ایکٹ نمبر ۲ سنہ ۱۸۶۶ء سے اگرچہ مرد مریدوں کی بہت سی حاجتیں رفع ہو جاتی ہیں مگر یہہ عورت مریدوں کے لئے بالکل کافی نہیں ہے۔ اس واسطے ضروری ہے کہ اس ایکٹ کی اصلاح کی جاوے ؏

سی جے بی۔ ہائی سکول لدھیانہ کا نتیجہ امتحان انٹرنس نہایت اچھا رہا ؏

دستور العمل اخبار نور افشاں لودیانہ

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر انگریزی ضمیمہ .... [illegible]
قیمت سالانہ اہل شہر سے معہ انگریزی ضمیمہ .... [illegible]
قیمت سالانہ معہ محصولڈاک بغیر انگریزی ضمیمہ .... [illegible]
قیمت سالانہ معہ محصولڈاک معہ انگریزی ضمیمہ .... [illegible]
قیمت دو کاپی یا اس سے زیادہ جو ایک ہی شخص کے نام پر معہ محصولڈاک معہ انگریزی ضمیمہ فی کاپی .... [illegible]
بقیہ ضمیمہ .... [illegible]

نوٹس

واضح رہے کہ کسی نئے خریدار کے نام اخبار نور افشاں لودیانہ بغیر قیمت پیشگی او سال کے جاری نہیں ہوگا۔ بر صرف ایک دفعہ نمونہ کا پرچہ ارسال کیا جاویگا۔ جبکہ کوئی نیا خریدار اخبار لینے کی درخواست کرتا ہو اور نیز ارسال کسی خریدار کو تخفیف قیمت اخبار نہ ہوگی۔ اڈیٹر

درہ کوہاٹ کھل گیا

کوہاٹ میں میونسپل ایڈریس کے جواب میں حضور وائسرائے نے فرمایا کہ درہ کوہاٹ کے کھل جانے سے پشاور کے ساتھ آمد و رفت کا سیدھا راستہ نکل آیا ہے پچاس سال ہوئے لارڈ ڈلہوزی نے سب سے پہلے اس ضرورت کو محسوس کیا تھا۔ حضور لارڈ کرزن نے فرمایا کہ سنہ ۱۸۹۴ء میں جبکہ ہم اس نواح میں بطور سیاح کے آئے تھے تو اسی وقت ہم نے اپنے دل میں یہہ عہد کر لیا تھا کہ اگر خدا نے ہم کو یہاں کا فرمانروا بنایا تو ہمارا پہلا کام یہہ ہوگا کہ درہ کوہاٹ کو کشادہ کرکے پشاور اور کوہاٹ کے قدرتی رستہ کو جاری کریں یہہ عہد کچھ شیخی سے نہیں تھا بلکہ لازمی خیال تھا کہ جس صورت میں یہاں کی قوموں سے وعدہ ہو چکا ہے کہ وہ اِس رستے کو جاری رکھینگی اور وہ بعوض اس کے سالہا سال سے وظیفہ حاصل کر رہی ہیں تو کیا وجہ ہے کہ پھر بھی وہ ایفائے وعدہ پر مائل نہ کی جاویں۔ مقامی حکام کی لیاقت اور حکمت کی تعریف کی کہ جنہوں نے ان کی طرف سے وکالت کرکے مقامی اقوام کو سمجھا بجھا کر آمادہ کیا۔ اس رستے کے بن جانے سے مقامی اقوام کی آزادی کے حقوق میں مطلق مداخلت نہ کیجاویگی اور فرمایا کہ چونکہ مقامی اقوام نے صدق دل سے سرکار کی خواہش قبول کی ہے لہذا سرکار بھی بڑی خوشی سے ان کے وظیفوں میں اضافہ کریگی۔ میونسپلٹی کے ایڈریس خیر مقدم میں اس بات پر افسوس تھا کہ جناب لیڈی کرزن صاحبہ حضور کے ہمراہ تشریف نہ لائیں۔ اس افسوس میں حضور ممدوح نے بھی حصہ لیا اور فرمایا واقعی اگر ہم کو خبر ہوتی کہ دوران سفر میں موسم ایسا خوشگوار ہوگا تو ضرور لیڈی صاحبہ کو ساتھ لاتے۔ ہم کو خبر تھی کہ ان ایام میں اس نواح میں گرمی اور گرد کی بھرمار ہوگی لیکن ہمارا خیال غلط نکلا بلکہ موسم کی عمدگی کو دیکھکر واقعی ہم کو لیڈی صاحبہ کی عدم موجودگی ہر آن محسوس ہو رہی ہے۔ خوشحال گڈھ سے کوہاٹ تک سلسلہ ریلوے کی نسبت امید دلائی کہ ہمارے دوران حکومت میں یہہ تیار ہو جاوے گا۔ اس کی ضرورت وغیرہ ہر طرح تسلیم کی گئی ہے۔ صرف پٹڑی کا فیصلہ کرنا باقی ہے کہ سڑک تنگ یا فراخ پٹڑی پر ہو اور وہ دن دور نہ ہوگا جبکہ آپ کی امیدیں در بارہ اس ریلوے کے پوری ہو جاوینگی۔ درہ کوہاٹ کے جاری ہو جانے سے پشاور کا راستہ بہت آسان ہو جاویگا۔ اب گھوڑے کی سواری میں پشاور سے کوہاٹ پہنچنے میں دس گھنٹے لگتے ہیں لیکن درہ کے کھل جانے سے یہہ فاصلہ چار ہی گھنٹہ میں طے ہو جاویگا ؛

احمد آباد اور شولا پور کے درمیان ریلوے کی مال گاڑیوں سے ناج کی بوریوں کی چوری کی وارداتیں روز افزوں ترقی پر ہیں۔ قحط کے باعث ایسی وارداتیں اور مقامات پر بھی سُنی گئی ہیں لیکن اس شاخ ریلوے پر ان وارداتوں کی بیحد ترقی پائی گئی اور خاصکر بڑودہ و احمد آباد کے درمیان کوئی ٹرین نہ گذرتی تھی جس میں ناج کی چوری نہ ہوتی ہو یہاں قوم دھرلہ کے لوگ ان چوریوں کے مرتکب پائے گئے۔ چلتی گاڑی پر چڑھکر بوریوں کو سڑک پر پھینک دیتے تھے۔ آخرکار سڑک ریلوے پر مسلح پولیس کا پہرہ سنگین کیا گیا اور مال گاڑیوں کے ساتھ بھی مسلح پولیس رکھنے کا طریق جاری ہوا۔ یہہ سپاہی بندوقوں اور نشترہ سے مسلح تھے۔ گذشتہ دو مہینے کے عرصہ میں پولیس نے بہت سے سرغنے گرفتار کئے۔ اب اس قسم کے جرایم کا انسداد ہو گیا ہے ؛

سورت میں سخت ہیضہ پھوٹا ہے بمبئی کے متصل ویرمگام میں بھی قحط زدگاں میں ہیضہ نمودار ہوا ہے ؛

پادری ای۔ ایم۔ ویری صاحب ڈی ڈی۔ اڈیٹر و مہتمم اخبار نور افشاں کیواسطے امریکن مشن پریس لودیانہ میں ایم۔ وائلی کے اہتمام سے چھپا ؛